جلد ۲۹ | ۱۹-ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۲۴ جمادی الآخری سنہ ۱۳۶۰ھ | ۱۹-جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶۲



# ذمہ وار حکام اور احرار کی شورش

احرار آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف جس قسم کی شرارتیں کرتے رہتے ہیں ان سے نہ تو ضلع گورداسپور کے افسران پولیس ناواقف ہیں۔ نہ دوسرے حکام۔ سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر احرار کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ذمہ وار افراد کو مشکلات میں پھنسائیں۔ اور حکام کا ان سے تصادم کرائیں۔ چونکہ احرار سے جھوٹی اور بے بنیاد رپورٹوں پر کوئی گرفت نہیں کی جاتی۔ اور نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے خواہ وہ کتنا بڑا جھوٹ بنائیں۔ اس لئے وہ اس قسم کی شرارت میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور حکام کو مرعوب کرنے کے دوسرے طریقوں سے بھی کام لے رہے ہیں۔

اس پر چاہئے تو یہ۔ کہ حکام ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کا شور وشر ان کی انتہائی عداوت اور دشمنی کا نتیجہ ہے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ وہ احرار کا اثر قبول کر رہے ہیں۔

پچھلے دنوں ایک غیر احمدی محمد فاضل نے ایک اغوا کردہ عورت کو مرعوب کر کے اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے یا اس کے جواب سے مایوس ہو کر مکان کی چھت پر سے چھلانگ لگا دی تھی۔ اور یہ چھلانگ اس کے لئے خودکشی کا باعث ثابت ہوئی تھی۔ اس کے متعلق مقامی پولیس نے موقعہ پر پہونچکر پوری تحقیقات کی۔ اور اقدام خودکشی کے جرم میں پرچہ چاک کیا۔ اور اپنی نگرانی میں اسے بٹالہ ہسپتال میں داخل کر دیا۔ جہاں دوسرے دن وہ مر گیا۔ چونکہ اس نے چھلانگ ایسی جگہ لگائی تھی۔ جہاں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر واقعہ ہیں۔ اس لئے احرار نے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ اسے احمدیوں نے مار کر نیچے پھینک دیا ہے۔ اس پر افسران بالا نے قادیان آ کر تحقیقات کی۔ اور یہ سمجھ لیا گیا کہ وہ چونکہ اصل حقیقت تک پہونچ چکے ہیں۔ اس لئے مطمئن ہو گئے ہیں۔

اس پر احرار نے جب دیکھا۔ کہ ان کا یہ وار بھی خالی جا رہا ہے۔ تو انہوں نے دوسرا حربہ استعمال کیا۔ اور وہ یہ کہ ایک طرف تو حکام کو تاریں بھجوانی شروع کر دیں۔ اور دوسری طرف اپنے جلسوں میں قرار دادیں پاس کر کے متعلقہ افسروں کو بھیجنے۔ اور اخبارات میں شائع کرانے لگے تا یہ معلوم ہو۔ کہ اس واقعہ کے متعلق عام لوگوں میں بڑا جوش پایا جاتا ہے اور اس طرح حکام کو مرعوب کر کے اپنے منشاء کے ماتحت ان سے کارروائی کرائیں۔ حکام احرار کے اس جھوٹے پراپیگنڈہ سے مرعوب ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ یہ تو واقعات بتائیں گے۔ لیکن یہ تو ظاہر ہے۔ کہ پولیس نے ازسر نو تحقیقات شروع کر دی ہے۔ اور احرار کو موقعہ دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ جو شرارت بھی کر سکتے ہیں۔ کر لیں۔

ہم اس موقعہ پر افسران پولیس اور دوسرے حکام سے گزارش کریں گے۔ کہ انہیں احرار کے شور وشر کی بجائے اصل حالات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اور یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ مرنے والے سے کسی احمدی کو کیا عداوت ہو سکتی تھی۔ اس نے جس عورت کو اغوا کیا۔ وہ احمدی نہ تھی۔ اور نہ اس کا خاوند احمدی تھا۔ نہ اس کے رشتہ داروں میں سے کوئی احمدی تھا کہ اس وجہ سے مرنے والے کے خلاف کسی احمدی کو کوئی غصہ ہوتا۔ اور جب اس سے عقد کی کسی احمدی کے لئے کوئی معمولی وجہ بھی نہ تھی۔ تو یہ کیونکر قیاس میں آ سکتا ہے۔ کہ بلاوجہ کسی احمدی کو اتنا غصہ آ گیا۔ کہ وہ اسے جان سے مار دینے کے لئے تیار ہو گیا۔

پھر یہ واقعہ ایک ایسی جگہ ہوا۔ جو شارع عام پر واقعہ ہے۔ اور روز روشن میں اس وقت ہوا جب ان دفاتر میں آنے جانے والے احمدیوں۔ غیر احمدیوں ہندوؤں۔ اور سکھوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ ان حالات میں کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ کسی غیر احمدی کو کوئی احمدی انگلی بھی دکھا سکتا ہے۔ کجا یہ کہ اسے اس قدر مارا جائے۔ کہ وہ ادھموا ہو جائے۔ اس کے مقابلہ میں اس کی خودکشی پر آمادگی کی جو وجہ ہے۔ وہ بالکل واضح ہے۔ اس کا خیال تھا۔ کہ جس عورت کو اس نے اتنے دن اپنے پاس رکھا۔ اور جسے نہ معلوم اس نے کیا کیا سبز باغ دکھائے ہونگے۔ وہ اس پر اپنے خاوند کو ترجیح نہ دیگی۔ اور خاوند کے ساتھ جانے سے انکار کر دے گی۔ مگر اس نے اس کی توقع کے بالکل خلاف کیا۔ اور اس پر اس نے چھلانگ لگا دی۔ اس طرح اس نے عورت کو متاثر کرنا چاہا تھا۔ مگر یہ حرکت اس کی ہلاکت کا باعث بن گئی۔

غرض معاملہ بالکل صاف ہے۔ اس میں احرار کی مسلمہ عداوت۔ اور دشمنی کی وجہ سے جو الجھنیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ قطعاً قابل توجہ نہیں ہیں۔

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ وفا ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی چند دن کے لئے دہلی تشریف لے گئی ہیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو شدید سر درد کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے ؛

آج عصر کے بعد ڈاکٹر لعل محمد صاحب دارالبرکات کی لڑکی شاکرہ خاتون کا جس کا چند روز ہوئے شیخ لطیف الرحمٰن صاحب بی۔ اے ابن شیخ عظیم الرحمٰن صاحب کے ساتھ نکاح ہوا تھا رخصتانہ ہوا۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا تھا۔ حاضرین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

آج بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ مسجد دارالفتوح میں بعد نماز مغرب زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ مولوی بشیر احمد صاحب منیر نے خدام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی خزانہ کی حفاظت اور فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا۔ اور جناب ایس محمود الحسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس کردر نے خدام الاحمدیہ کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مولوی غلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری نے موسمی تعطیلات پر جانے والے طلباء کو تلقین کی۔ کہ انہیں احمدیت کی تعلیم کا مجسم نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاہئے آخر پر صدر محترم نے قومی روح کے قیام اور اسکی عدم موجودگی کے نقصانات کی وضاحت فرمائی ؛

## ایک غلطی کی اصلاح

رجم کی سزا کے متعلق میرا جو نوٹ ۱۸ جولائی کے الفضل میں شائع ہوا ہے اس میں سہواً یہ غلطی ہو گئی ہے۔ کہ زانی کی سزا سو کوڑوں کی بجائے ۸۰ کوڑے درج ہو گئی ہے۔ ناظرین کرام صحت فرمالیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

## وعدہ جان کے ساتھ نباہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"وہ امین ہوں اور ایسے امین کہ خود بھوکے مر جائیں۔ بیوی بچے بھوکے مر جائیں۔ لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں ایسے سچے کہ جان جائے مال و دولت جائے عہدہ جائے۔ لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے اور نہ آئے وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نباہیں۔ اور ارادہ کریں تو سر ہتھیلی پر رکھ کر اسے پورا کریں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو خصوصاً تحریک جدید کے مجاہدین کو ایسے مومن مخلص دیکھنا چاہتے ہیں۔ تحریک جدید کی مالی قربانیاں بھی ایک امتحان ہے پس تحریک جدید کے مجاہدو! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ سے چاہتے ہیں کہ ساتویں سال کے وعدوں کی رقم زمیندار احباب ۳۱ جولائی ۱۹۴۱ء تک مرکز میں پہونچا دیں۔ اور جو شہری احباب ہیں وہ اگر ۳۱ جولائی تک نہ داخل کر سکیں۔ تو وہ ۳۱ اگست تک بہرحال داخل کر دیں۔ پھر وہ مجاہد جو بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے ہیں۔ وہ بھی گزشتہ سال کی طرح کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ بھی ۳۱ اگست ۱۹۴۱ء تک ان کی مقامی جماعت میں پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے ہر وعدہ کرنے والے کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ جلد ادا کر سکیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## گالیاں سنکر دعا دو پاکے دکھ آرام دو

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وُہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وُہ سامانِ دمار

جس نے نفس دوں کو ہمت کر کے زیرِ پا کیا
چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار

گالیاں سنکر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

تم نہ گھبراؤ اگر وُہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وُہ ایسے اشتہار

چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وُہ ماریں اور کر دیں حالِ زار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

---

## جامِ سفال میں آبِ زلال

نقص اپنے جو دکھائے وہ کمال اچھا ہے
سربلندی جو سکھائے وہ زوال اچھا ہے

ماضی اقبال بھلائے جو وہ حال اچھا ہے
بہتری لائے جو آئندہ خیال اچھا ہے

حسن و احسانِ مسیحائے محمد دیکھیں
وہ جو کہتے ہیں کہ اور دل کا جمال اچھا ہے

دوستو! اچھی نہیں غیظ و غضب کی عادت
دین کے واسطے آئے جو جلال اچھا ہے

کوئی مشکل نہیں ایسی جو نہ آساں ہو کبھی
پیش آجائے اگر "امر محال" اچھا ہے

بڑھتی ہی جاتی ہے آویزشِ اقوام فرنگ
اک نجومی نے تو لکھا تھا یہ سال اچھا ہے

جام گلرنگ۔ بھرا جس میں ہو خونِ غربا
اس سے سادہ سا مرا جامِ سفال اچھا ہے

پاکبازوں کو ہر الزام ہے وجہِ اکرام
روئے زیبا پہ اگر ہو کوئی خال اچھا ہے

دوست کہتے ہیں کہ نظارۂ دل دیکھو مگر
قادیاں کا مری نظروں میں یہ تال اچھا ہے

موجبِ خیر نہیں کتنا بھی ہو مالِ حرام
تھوڑا از حد کہ ہو مالِ حلال اچھا ہے

بد زبانی پر اتر آئے جو واعظ۔ چپ ہو
یوں مزاج اس کا جو ہو جائے بحال اچھا ہے

دعوئے ایمان کا الفت سے مُعرّا۔ لاشئے
جو محبت سے ہو معمور وہ ضال اچھا ہے

رند کہتا ہے کہ افشردۂ انگور پیو
لبِ معجز سے مگر آبِ زلال اچھا ہے

کیا بنائے گا۔ لگا کر تو خضاب اے اکمل
خوفِ حق سے جو ہوں پکتے ترے بال اچھا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خطبہ جمعہ

## اپنے اندر غیرت پیدا کرو۔ مگر بے رحم نہ ہو

اور

## اپنے اندر رحم پیدا کرو۔ مگر بے غیرت نہ ہو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۱ ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۱- جولائی ۱۹۴۱ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی جذبات بسا اوقات اس کی عقل کے ساتھ ٹکرا جاتے ہیں اور بسا اوقات اس کی عقل پر اس طرح پردہ پڑ جاتا ہے کہ وہ عقل کے مطالبات کو محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ اور اگر عقل کے مطالبات اس کے ذہن میں آتے بھی ہیں۔ تو ان کو ناممکن قرار دے دیتا ہے۔ ہزاروں ہزار واقعات دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ لوگ

### اشتعال کی حالت

میں خود اپنے فائدہ کو بھول جاتے ہیں۔ اور اپنا نفع ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ سینکڑوں مائیں ایسی پائی گئی ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنے ہمسایہ کو نقصان پہونچانے کے لئے اپنے بچوں کو قتل کر دیا اور سینکڑوں مائیں ایسی پائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے دوسروں کے بچوں یا خود توں کو قتل کرنے کے بعد اپنے بچوں کو قتل کر دیا۔ تا معلوم ہو۔ کہ کسی اشتعال کے ماتحت انہوں نے ایسا کیا ہے۔ پھر ہزاروں ہزار انسان ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو ذاتی رنجشوں اور اختلافات کی بنا پر مذہب یا قوم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں انسان ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو اشتعال میں اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں ایک نہیں۔ دو نہیں سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں نہیں۔ لاکھوں نہیں۔ کروڑوں مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ کہ اشتعال کے وقت لوگ عقل کے تقاضوں اور مذہب کے تقاضوں کو بھول جاتے ہیں:۔

### رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے جو ہمارے لئے ہر امر میں ہدایت مہیا کرنے والے ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری ہر ضرورت کو مدنظر رکھا ہے۔ ایسے مواقع کے لئے نہایت اچھا نسخہ بتایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ جب اشتعال آئے۔ تو اگر کھڑے ہو۔ تو بیٹھ جاؤ۔ اور بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ اور اگر پھر بھی اشتعال باقی رہے۔ تو ٹھنڈا پانی پی لو۔ اس میں دو باتیں بتائی ہیں۔ اور دو حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جگہ کے بدلنے سے اشتعال میں کمی آجاتی ہے۔ اور وقت کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے بھی اشتعال میں کمی آجاتی ہے۔ دوسر یہ کہ بعض اوقات اشتعال کا موجب ظاہری اور مادی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی پینے کی ہدایت جو آپ نے فرمائی اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ

### جوش اور غصہ کی وجہ

سے خون کھول رہا ہوتا ہے۔ اور خون کے کھولنے سے دماغ کی وہ حس جس سے انسان سوچتا۔ اور سمجھتا ہے۔ باطل ہو جاتی ہے۔ جوش کی وجہ سے بعض اوقات دماغ کی رگ پھٹ جاتی ہے۔ اور فالج گر جاتا ہے جس کے نتیجہ میں نہ عقل باقی رہتی ہے۔ نہ ذہن کام کے قابل رہتا ہے۔ اور نہ قوت حافظہ باقی رہتی ہے۔ اور انسان ایک لٹھ کی طرح پڑا رہتا ہے۔ بعض دفعہ آدمی بول بھی نہیں سکتا۔ یا اگر بول سکتا ہے تو اس کی عقل ٹھکانے نہیں ہوتی یا اگر عقل ٹھکانے ہو۔ تو وہ ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتا۔ تو خون میں جوش کی وجہ سے ظاہری حواس مارے جاتے ہیں اور اسی کی وجہ سے بعض اوقات فالج گر جاتا ہے۔ اور وہی خون جس سے انسان کی عقل قائم ہوتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے وہ سوچتا سمجھتا اور سب کام کرتا ہے۔ جوش کی وجہ سے رگ پھٹ کر اگر اس کی تھوڑی سی مقدار بھی دماغ کی طرف نکل جائے۔ تو حواس مارے جاتے ہیں۔ اور ہلاکت تک نوبت پہونچ جاتی ہے اس قسم کی حالت کو روکنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر انسان کھڑا ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو۔ تو لیٹ جائے۔ اور غصہ کی وجہ سے خون زیادہ جوش مار رہا ہو۔ اور لیٹنے سے بھی دور نہ ہو۔ تو ٹھنڈا پانی پی لے۔ اس سے اس کی حالت اچھی ہو جائے گی۔ اور عقل عود کر آئے گی۔ کھڑا ہوا انسان اگر بیٹھ جائے۔ تو اشتعال میں کمی آجائے گی۔ اور اگر بیٹھنے سے کمی نہ ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ جوش اتنا زیادہ ہے۔ کہ بیٹھنے سے بھی ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اس صورت میں آپ نے لیٹ جانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لیکن اگر اس سے بھی آرام نہ ہو تو ٹھنڈا پانی پی لینے سے حالت درست ہو جائے گی۔ کیونکہ اس سے معدہ سرد ہو جائے گا۔ اور چاروں طرف سے خون اسے گرم کرنے کے لئے جمع ہو جائیگا۔ اور اس طرح

### اشتعال میں کمی

ہو جائے گی طبی طور پر بھی یہ نہایت لطیف بات ہے جس سے خون کی حدت دور ہو جاتی ہے۔ اور علم النفس کے رُو سے بھی یہ بہت عجیب بات ہے۔ کیونکہ وقت اور حالت کی تبدیلی سے ان جذبات کا قبضہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جو پہلی حالت کے لئے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ بعض لوگ جب کسی خاص مقام پر پہونچتے ہیں۔ تو کوئی دوست یاد آجاتا ہے۔ مگر وہاں سے چلے جائیں۔ تو وہ یاد بھی بھول جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو کسی مقام پر کوئی گالی دے۔ اور وہ حالت کو تبدیل کرے۔ یعنی اگر کھڑا ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو۔ تو لیٹ جائے۔ تو حالت کی اس تبدیلی کے ساتھ ہی اس کی دماغی کیفیات میں بھی تغیر پیدا ہو جائے گا۔ اور اشتعال میں کمی آجائے گی۔ قرآن کریم نے اس بات کو اور بھی لطیف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ اس جگہ سے ہٹ جاؤ۔ جہاں گالیاں دی جاتی ہیں۔ تو یہ

### اشتعال کو دُور کرنے کا انتہائی نسخہ

ہے۔ جو قرآن کریم نے بتایا ہے۔ یعنی اگر کھڑے ہونے کی حالت میں بیٹھنے سے۔ اور بیٹھنے کی حالت میں لیٹنے سے آرام نہیں ہوتا تو اس مجلس سے ہی چلے جاؤ۔ جگہ کی تبدیلی سے دماغی کیفیت میں بہت بڑا تغیر ہو جاتا ہے اس سے ایک تو وہ شخص سامنے نہیں رہتا جس پر غصہ آرہا ہو۔ دوسرے وہ نظارہ بھی سامنے نہیں رہتا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یوں تو انسان کی طبیعت میں غصہ پیدا نہیں ہوتا۔ ایک شخص اسے گالی دے رہا ہے مگر یہ اسے بیوقوف سمجھ کر ہنس دیتا ہے لیکن معًا اس کی نظر اپنے پہلو پر پڑتی ہے۔ تو اسے ایک ایسا دوست وہاں کھڑا نظر آتا ہے۔ جو پہلے ہی اسے بزدل کہا کرتا تھا اسے دیکھ کر معًا اسے خیال ہوتا ہے کہ اگر میں چپ رہا اور اس

### گالی کا انتقام

نہ لیا۔ تو میری بزدلی کے متعلق میرے اس دوست کی رائے پکی ہو جائے گی۔ اور وہ اس شخص کی گالی نہیں۔ بلکہ اس دوست کو دیکھ کر غضب میں آجائیگا۔ کیونکہ وہ سمجھیگا۔ کہ اس وقت میرا چپ رہنا آئندہ کے لئے میرے واسطے مشکلات پیدا کردیگا۔ بعض دفعہ اس کا کوئی عزیز یا بیوی بچے سامنے ہوتے ہیں جن کے سامنے وہ ہمیشہ اپنی بہادری جتایا کرتا ہے اور ان کو ہر روز ڈانٹتا رہتا ہے۔ اور کہتا رہتا ہے کہ میں تمہاری خبر لونگا۔ اس لئے ان کی موجودگی میں اگر کوئی اسے گالی دے۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں چپ رہا۔ تو یہ لوگ خیال کریں گے کہ یہ تو بالکل زنخہ ہے۔ ہم پر تو ہر وقت رعب ڈالتا رہتا ہے مگر دوسروں کے سامنے چپ ہو جاتا ہے۔ پس وہ گالی سننے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بیوی بچوں پر رعب قائم رکھنے کے خیال سے جوش میں آجاتا ہے۔ پس کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دوسرے موجبات اصل بات سے بھی زیادہ جوش دلانے والے ثابت ہوتے ہیں۔

اور اس مقام یا نظارہ کی وجہ سے جوش آجاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر آدمی اس جگہ سے ہٹ جائے۔ تو چونکہ وہ بیوی بچے جن کی موجودگی اس کے لئے وجہ اشتعال ہوسکتی تھی، سامنے نہ ہوں گے۔ اور نظارہ بدل جائے گا۔ اس لئے اس کا جوش بھی ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ نہ اسکے بیوی بچے سامنے ہوں گے۔ اور نہ اس کو ان پر اپنا رعب قائم رکھنے کے لئے غصہ آئے گا یا اس کا دوست سامنے نہ ہوگا۔ تو بزدلی کے الزام سے بچنے کے لئے اس کے اندر کوئی جوش بھی پیدا نہ ہوگا۔ اسی طرح اسے گالی دینے والا بھی اس کے سامنے نہ رہے گا۔ تو جوش کم ہو جائیگا۔ اور صرف وہاں سے ہٹ جانے کی وجہ سے خود بخود ایسے سامان پیدا ہو جائینگے کہ اس کا جوش ٹھنڈا ہو جائے گا۔

پس اشتعال کے دور کرنے کے لئے

**قرآن کریم نے یہ نسخہ بتایا ہے**

کہ انسان اس جگہ سے ہٹ جائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تشریح میں جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ بھی دراصل وہاں سے ہٹ جانے کے ہی مترادف ہے آپ نے جو یہ فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔ اور پھر بھی غصہ دور نہ ہو تو ٹھنڈا پانی پی لے یہ بھی دراصل وہاں سے چلے جانے کے ہی مترادف ہے۔ اور یہ بھی دراصل قرآن کریم کے وہاں سے چلے جانے کے حکم کی تشریح ہے۔ اور اس کے چھوٹے درجے بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی ایک قسم کا غصہ کے مقام سے ہٹ جانا ہی ہے کہ کھڑا ہوا آدمی بیٹھ جائے یا بیٹھا ہوا لیٹ جائے۔ یا ٹھنڈا پانی پی لے تھوڑے

**اشتعال کے وقت**

بیٹھ جانا یا لیٹ جانا یا ٹھنڈا پانی پی لینا ہی کافی ہے۔ یہ تھوڑے جوش کے وقت فائدہ دیتا ہے۔ لیکن اگر اشتعال زیادہ ہو تو قرآن کریم کا بتایا ہوا نسخہ فائدہ دے جاتا ہے۔ اور حقیقی طور پر وہاں سے چلے جانے سے اشتعال دور ہوسکتا ہے۔ قرآن کریم کے اس حکم کی حکمت یہی ہے کہ

**اشتعال کے نتائج ہمیشہ برے ہوتے ہیں**

اشتعال کی وجہ سے اگر کوئی ایسی بات کی جائے جو نیکی ہو تو وہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔ اور نہ اسے خدا تعالےٰ کے قریب کرسکتی ہے، حدیث میں آتا ہے کہ ایک لڑائی کے موقعہ پر ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ لڑ رہا تھا، صحابہ نے دیکھا تو کہا اللہ تعالےٰ اسے جنت نصیب کرے، اس نے آج مسلمانوں کی اتنی خدمت کی ہے۔ کہ کسی نے نہ کی ہوگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لڑتے دیکھا تو فرمایا۔ اگر کسی نے

**دنیا میں چلتا پھرتا دوزخی**

دیکھنا تو اسے دیکھ لے۔ صحابہ نے جو اس کی اتنی تعریف کرتے تھے یہ بات سنی تو بہت حیران ہوئے۔ اور بعض کمزور طبائع نے کہا کہ عجیب بات ہے۔ کہ ایسی خدمت کرنے والے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخی فرمایا ہے۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ اگر اس شخص کے حالات ظاہر نہ ہوئے تو بعض لوگوں کے لئے یہ بات ابتلاء کا موجب ہوگی اس لئے میں نے کہا خدا کی قسم میں اس شخص سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک کہ اس کا انجام نہ دیکھ لوں۔ تا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر ہو چنانچہ میں اس کے ساتھ ہولیا۔ وہ بڑی بہادری سے لڑتا رہا حتیٰ کہ سر سے پاؤں تک زخمی ہو کر گر پڑا۔ اور شدت درد کی وجہ سے کراہنے لگا۔ لوگ اس کے پاس جنت کی مبارک دینے آتے۔ اور کہتے کہ تمہارا انجام کیسا اچھا ہو رہا ہے۔ کہ تم

**دین کے لئے**

ایسی بہادری سے لڑتے ہوئے جان دے رہے ہو۔ مگر اس نے کہا مجھے جنت کی نہیں بلکہ دوزخ کی مبارک دو۔ کیونکہ میں نے دین کی خاطر لڑائی نہیں کی۔ بلکہ ان لوگوں سے مجھے ذاتی دشمنی تھی۔ بعض لوگوں کے اطمینان دلانے کے لئے تو یہی بات کافی تھی۔ مگر اس بات کا بھی امکان تھا۔ کہ وہ توبہ کرے۔ اس لئے وہ صحابی کہتے ہیں۔ میں پھر بھی اس کے ساتھ ہی رہا۔ حتیٰ کہ جب درد کی شدت نے اسے اور بھی بے قرار کر دیا۔ تو اس نے

**نیزہ مار کر خودکشی کرلی**

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے۔ کہ یہ صحابی وہاں پہونچے اور کہا یا رسول اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ آپ نے فرمایا کیا بات ہے۔ اس نے عرض کیا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ جس نے دوزخی کو دیکھنا ہو اسے دیکھ لے۔ وہ شخص چونکہ بڑی بہادری سے لڑ رہا تھا۔ اس لئے بعض لوگوں کو شبہ ہوا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ یہ بڑا مخلص ہے اور بڑی قربانی کر رہا ہے۔ ایسے کمزور لوگوں کی حالت کو دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا۔ کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ جب تک کہ اس کا انجام نہ دیکھ لوں چنانچہ میں نے دیکھا کہ درد کی برداشت نہ کرتے ہوئے آخر اس نے نیزہ مار کر خودکشی کرلی۔ یہ سنکر آپ نے بھی کلمہ شہادت پڑھا۔ اور گواہی دی۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ تو اشتعال کی وجہ سے اس کی یہ لڑائی جو اس کے لئے بہت بڑی نیکی بن سکتی تھی۔ اس کے لئے

**عذاب کا موجب**

بن گئی۔ اگر وہ اپنے دل سے بغض کو دور کرکے لڑتا۔ اور یہ فیصلہ کرلیتا۔ کہ مجھے غصہ تو ان لوگوں کے خلاف ہے ہی۔ مگر لڑائی کی نیت میں خدا تعالےٰ کے لئے کرتا ہوں۔ تو کیا اس کی تلوار اسلام کے دشمنوں کو زخمی نہ کرتی۔ کیا وہ اس کے ہاتھ سے قتل نہ ہوتے۔ پھر بھی وہی ہوتا جو اب ہوا۔ مگر یہ لڑائی اس کے لئے اللہ تعالےٰ کے قرب کا ذریعہ بن جاتی اور وہ بہت بڑے ثواب کا حقدار ہو جاتا مگر اشتعال کی صورت میں یہ اس کے لئے عذاب کا موجب ہو گئی۔ اور اشتعال کے اثر کے ماتحت دیکھ لو۔ اس نے کس طرح اپنے اوپر

**رحمتِ الٰہی کا دروازہ بند**

کرلیا۔ اگر وہ دانائی اور عقل سے کام لیتا۔ اور نیت کو بدل لیتا۔ اور سمجھتا۔ کہ میری طرف سے خدا تعالےٰ میرے دشمنوں سے بدلہ لے رہا ہے۔ اور اپنی لڑائی اسلام کے لئے لڑتا۔ تو پھر بھی اس کی تلوار اس کے دشمنوں کو زخم لگاتی۔ اور پھر بھی وہ اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے پھر بھی وہ اپنے دل کا جوش نکال سکتا مگر اس کے ساتھ اس کی لڑائی عبادت میں داخل ہوتی۔ وہ جہاد کے ثواب کا مستحق ٹھہرتا۔ دوزخ کی بجائے جنت میں جاتا۔ اور فرشتوں کی لعنت کی بجائے

**رحمت کا مستحق**

ہوتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی بجائے یہ فرمانے کے کہ جس نے دوزخی زمین پر چلتا پھرتا دیکھنا ہو اسے دیکھ لے۔ فرماتے کہ جس نے جنتی زمین پر چلتا پھرتا دیکھنا ہو دیکھ لے۔ دیکھو

**کتنا چھوٹا سا فرق**

ہے۔ عقل کے ذرا سے پھیر سے کچھ کا کچھ ہوسکتا تھا۔ مگر اشتعال کی وجہ سے وہ کہاں سے کہاں چلا گیا۔ تو ایک ذرا سے تغیر کے ساتھ انسان کچھ کا کچھ بدل جاتا ہے۔ وہی کام اس کے لئے نیکی بن جاتا ہے۔ اور وہی بدی ہو جاتا ہے۔ وہی کام خدا تعالےٰ تک پہونچا دیتا ہے۔ اور وہی دوزخ میں گرا دیتا ہے۔ دیکھو ایک طرف تو یہ شخص ہے، جسے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان میں لڑنے کی توفیق دی۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دوش بدوش لڑائی کرنے کا موقعہ دیا۔ اور جہاد میں شریک ہونے کی توفیق دی مگر اس نے اشتعال کی وجہ سے اتنی عظیم الشان نعمت کو ردی کرکے پھینک دیا۔ اس کے بالمقابل ایک ایسا ہی موقعہ

**حضرت علی رضی اللہ عنہ**

کو پیش آیا۔ جنگ احزاب یا جنگ خیبر، کے موقعہ پر ان کی ایک کافر کے ساتھ لڑائی ہوئی۔

اور حضرت علی رضؓ نے اسے زمین پر گرا لیا۔ اُسے گرانے سے پہلے آپ کو بہت دیر تک اس سے کشتی کرنی پڑی۔ لیکن جب گرانے کے بعد اسے قتل کرنے کے لئے آپ اس کے سینہ پر بیٹھ گئے۔ تو اس نے آپ کے مونہہ پر تھوک دیا۔ جب اُس نے تھوکا۔ تو حضرت علی فوراً اسے چھوڑ کر الگ ہو گئے۔ اس پر وُہ بہت حیران ہُوا۔ اور حیرت سے پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ تم میری تلوار سے تو نہ ڈرے۔ حالانکہ میں ایک مشہور شمشیر زن ہُوں۔ پہروں لڑائی ہوتی رہی۔ اور تم نے بڑی مصیبت اور مشکل سے مجھے گرایا۔ اس لڑائی کے دَوران میں میری تلوار اور نیزہ سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹے۔ مگر میرے تھوک دینے سے مجھے چھوڑ کر الگ ہو گئے یہ بات کیا ہے۔ حضرت علی رضؓ نے جواب دیا۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ جب تم نے میرے مونہہ پر تھوکا۔ تو مجھے غصہ آگیا۔ اور میں نے سمجھا۔ کہ اس

### غصہ کی حالت

میں اگر میں نے تم کو مار دیا۔ تو میں خدا تعالےٰ کا گنہگار ہوں گا۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ میں نے غصہ کی وجہ سے اپنے دشمن کو قتل کر دیا۔ حالانکہ میں یہاں اس لئے لڑنے نہیں آیا۔ کہ تم سے میری کوئی ذاتی دشمنی ہے۔ بلکہ اس لئے آیا ہُوں۔ کہ تم خدا تعالےٰ کے دُشمن ہو۔ اور اس کے دین کو مٹانا چاہتے ہو۔ اور اگر ذاتی غصہ کی حالت میں مَیں تمہیں قتل کر دیتا۔ تو بجائے مجاہد بننے کے قاتل ٹھہرتا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس وقت تک تم سے الگ رہُوں۔ جب تک کہ میرا غصہ دُور ہو کر عقل کا توازن درست ہو جائے۔ اور میری ساری خواہشات خدا تعالےٰ کے تابع ہو جائیں۔ دیکھو دونوں کو

### ایک سے حالات

پیش آئے۔ دونوں کو غصہ آیا۔ ایک نے تو لڑائی ہی اس غصہ کی وجہ سے کی۔ اور دُوسرے نے غصہ کی حالت میں لڑائی بند کر دی۔ اور نیچے گرائے ہُوئے دشمن کو چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ حتیٰ کہ غصہ دُور ہو کر خدا تعالےٰ کے لئے لڑائی کرنے کی حالت پیدا ہو جائے:۔

غرض ایک ہی کام اگر اشتعال کے ماتحت کیا جائے۔ تو انسان نیکی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور وہی اگر اشتعال سے الگ ہو کر کیا جائے۔ تو نیکی بن جاتا ہے پھر اس سے بھی اعلےٰ مدارج ہوتے ہیں وہاں نفس کو اور بھی دبانا پڑتا ہے حتیٰ کہ ان کاموں میں نفس کا کوئی دخل ہی نہیں رہتا۔ اور وُہ خالص دین ہی دین ہو جاتے ہیں:۔

ہم میں سے بعض لوگ ہیں۔ کہ جب ان کو غصہ آتا ہے۔ تو اشتعال کی وجہ سے ان کا دل چاہتا ہے۔ کہ

### دُشمن کو پیس ہی ڈالیں

وُہ اللہ تعالےٰ سے دُعائیں بھی یہی کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مخالفوں کو مار ڈال۔ پیس دے۔ ان کا بیڑا غرق کر دے اور ان کا کچھ بھی باقی نہ رہنے دے اور وُہ اپنے دل میں سمجھتے ہیں۔ کہ ہم دین کے لئے بڑی غیرت دکھا رہے ہیں۔ ہم میں بڑا نقوٰی ہے۔ کہ دُوسروں کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ مگر ہم ایک طرف اس ہستی کو دیکھتے ہیں۔ جس نے ہمیں دین سکھایا جس کے بغیر ہم دین کو ہرگز نہ جان سکتے تھے۔ کہ لوگ اسے مارتے ہیں۔ کُتے پیچھے ڈالتے ہیں۔ ایک طرف سے کُتے کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے لڑکے پتھر مارتے جاتے ہیں۔ اور آپ زخمی ہونے کی حالت میں بھاگے جاتے ہیں۔ کہ رستہ میں ایک فرشتہ ملتا اور کہتا ہے کہ آپ کے ساتھ ان لوگوں نے جو سلوک کیا۔ وُہ خدا تعالےٰ کو بہت ناپسند ہوا۔ اور اس نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ اگر آپ کہیں تو ان لوگوں کے ساتھ لوطؑ کی بستی والا سلوک کیا جائے۔ یعنی اس بستی کو اُٹھا کر پھینک دیا جائے۔ مگر آپ جواب دیتے ہیں کہ اگر یہ شہر اس طرح تباہ ہو گیا۔ تو مجھ پر ایمان کون لائے گا۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ میں تو ان

### لوگوں کی ہدایت

چاہتا ہُوں۔ مکہ والوں نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بڑی سختیاں کی تھیں۔ مگر اس قسم کا وحشیانہ سلوک صرف طائف والوں کا ہی حصہ تھا۔ شائد یہی وجہ ہے کہ طائف کو سب سے آخر میں ایمان نصیب ہُوا۔ مکہ بھی آخر میں مسلمان ہُوا۔ اور طائف اس کے بھی بعد۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لئے بھی بد دُعا نہیں کی۔ بلکہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے عذاب نازل ہونے لگا۔ تو پھر بھی سفارش ہی کی۔ اور یہی کہا۔ کہ اے میرے خدا یہ لوگ جانتے نہیں۔ کہ یہ کیا کرتے ہیں:۔

### ہم لوگوں کو سوچنا چاہیئے

کہ ہم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو غیرت نہیں ہو سکتی۔ دین کے لئے جو غیرت آپ کے دل میں ہو سکتی تھی۔ وُہ ہم میں سے کس کے دل میں ہو سکتی ہے۔ کئی نادان بعض کمزور حدیثوں کی بناء پر کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضؓ کا مشورہ یہ تھا۔ کہ بدر کے قیدیوں کو قتل کر دیا جائے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نہیں۔ فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا جائے۔ اور وُہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ کو اس بات پر اتنا غصہ آیا۔ کہ قریب تھا کہ مسلمانوں کو تہ و بالا کر دیا جاتا مگر پھر اللہ تعالےٰ نے معاف کر دیا حضرت عمر رضؓ کے لئے اور بہت سی بڑائیاں ہیں۔ وُہ مسلمانوں کے اندر ایک ایسے گوہر تھے۔ کہ ان کی قدر نہ کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ مگر میں بچپن سے لے کر اب تک کبھی یہ بات نہیں سمجھ سکا۔ کہ یہ لوگ کس طرح حضرت عمر رضؓ کو بڑھانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گھٹانے کی جُرأت کرتے ہیں۔

### اگر آج حضرت عمر رضؓ زندہ ہوں

اور یہ احادیث ان کے پیش کی جائیں۔ تو وُہ کہیں۔ کہ کاش زمین پھٹ جائے اور میں یہ سننے کی بجائے اس میں سما جاؤں یہ نادان دیکھتے نہیں۔ کہ قرآن کریم نے صاف فرمایا ہے۔ کہ فاما منا بعد و اما فداء (محمدؐ ع) یعنی اول تو احسان کر کے قیدی چھوڑ دیئے جائیں۔ نہیں تو فدیہ لے کر چھوڑ دیئے جائیں۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جس بات پر خدا تعالےٰ کو پہلے اس قدر غصہ آیا۔ کہ وُہ مسلمانوں کو تباہ کرنے پر تیار ہو گیا۔ بعد میں وُہی حکم خود دیدیا اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ گویا بعد میں خدا تعالےٰ پچھتایا۔ اور کہا کہ پہلے میں غلطی پر تھا۔ دراصل بات وہی صحیح تھی جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہی۔ یہ بات

### خدا تعالےٰ کی ہتک

ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ بعض احکام بدل بھی جایا کرتے ہیں مگر وُہ عارضی حالات کے ماتحت ہوتے ہیں اور اگر ان میں کسی سے غلطی ہو جائے تو اس پر خدا تعالےٰ کو اتنا غضب نہیں آتا۔ کہ قوم کی قوم کو تباہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ایسا غضب صرف ان باتوں پر آتا ہے۔ جو ازلی طور پر گناہ ہوں۔ مصلحتی احکام کے سلسلہ میں اس کا غضب اس طرح نہیں بھڑکا کرتا اور یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو حکم دیا۔ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ نرم ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ اول تو احسان کر کے یونہی چھوڑ دو۔ اور اگر اس طرح نہیں چھوڑ سکتے۔ تو فدیہ لے لو۔ پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ جس آیت کو اس بات کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ کے قیدیوں کو مار ڈالنا چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک خونریزی نہ ہو۔ نبی کے لئے جائز نہیں۔ کہ قیدی بنائے۔ اور بدر کی جنگ میں خونریزی تو ہو چکی تھی۔ اس لئے اعتراض کیسا؟ اللہ تعالےٰ یہی فرماتا ہے۔ کہ پہلے خونریزی ہو تب قیدی بنانے جائز ہیں۔ اور اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا تھا۔ پھر آپ پر ناراضگی کے کیا معنے؟

بہرحال حق یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دین کے لئے کوئی غیرت مند نہیں ہو سکتا۔ حضرت عمر رضؓ ہوں یا اور کوئی۔ اور آپ کا عمل

### ہر جگہ بخشش مہربانی اور نرمی

کا رہا ہے۔ اور آپ کے صحابہ کے اعمال بھی بخشش مہربانی اور رحم کے تھے انہوں نے کبھی شدید سے شدید دشمنوں سے بھی انتقام لینے کا خیال نہیں کیا۔ اور اگر کبھی صحابہ کو ایسا خیال آیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اصلاح فرمادی احادیث میں آتا ہے۔ کہ اگر کبھی صحابہ جوش میں آکر کسی دشمن پر لعنت کرتے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو منع فرمادیتے۔ پس مومن کو

### ہمیشہ نرمی کا پہلو

اختیار کرنا چاہیئے۔ دشمن کی یہ شرارت ہوتی ہے۔ کہ وہ انگیخت کرتا ہے۔ کبھی کوئی گالی دے دیتا ہے۔ کبھی کوئی طنز کر دیتا ہے۔ کبھی اعتراض ایسے رنگ میں کرتا ہے کہ جس سے اشتعال پیدا ہو۔ مگر مومن کا یہ کام ہے۔ کہ اسے غصہ آئے تو پی جائے۔ اور ایسی مجلس میں کبھی نہ جائے جو شخص مخالفوں کی ایسی باتیں سنتا ہے اور پھر بھی ان سے ملتا۔ ان سے باتیں کرتا۔ اور ان سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ مومن نہیں۔ وہ

### بے غیرت اور بے ایمان

ہے۔ اور جو جوش میں آکر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اسے بھی مومن نہیں کہا جا سکتا۔ وہ

### وحشی اور نافرمان

ہے۔ مومن وہی ہے۔ کہ جب کوئی ایسی بات سنتا ہے۔ تو غیرت کی وجہ سے اسے جوش تو آتا ہے مگر وہ کہتا ہے۔ کہ میں اپنے خدا کے حکم کے ماتحت اپنے جوش کو ٹھنڈا کرتا ہوں۔ جو شخص ایسی باتیں کرنے والوں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ

### بے حیا اور بے غیرت

ہے۔ مومن ہرگز نہیں۔ اور جو ایسی بات سنکر جوش میں آتا اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ وہ وحشی اور نافرمان ہے۔ مومن کا رستہ درمیانہ ہوتا ہے۔ اور وہ جب ایسی بات سنتا: اور غیرت کی وجہ سے اسے جوش آتا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اسے دباتا اور ایسے لوگوں سے قطع تعلق کر لیتا ہے کئی لوگ ایسے بے غیرت اور بے حیا ہوتے ہیں۔ کہ وہ ایسی باتیں سننے کے باوجود

### دشمنان سلسلہ سے تعلق

رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی بعض آیات بے موقعہ سنا سنا کر اپنے رحیم کریم ہونے کا استدلال کرتے ہیں۔ اور اپنی اس بے غیرتی اور بے حیائی کو چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ ہرگز مومن نہیں ہوتے بلکہ یہ بے شرمی اور بے غیرتی ہے۔ گو ایسے لوگ ایمان کے کتنے دعوے کریں۔ مگر وہ ہرگز مومن نہیں ہوتے۔ اسی طرح جو لوگ جوش میں آکر قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مومن نہیں بلکہ وحشی اور نافرمان ہیں۔

### کامل مومن

وہی ہے جس کا دل ہر ایسی بات کو سنکر غیرت میں بھر جاتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے حکم کو سامنے رکھ کر وہ چپ ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے اپیل کرتا ہے کہ مجھے جوش تو بہت آتا ہے۔ مگر چونکہ تیرا حکم ہے۔ کہ اپنے جوش کو بند رکھو۔ اس لئے میں اسے بند رکھتا ہوں۔ تو خود ان دشمنوں سے انتقام لے۔ ایسے ہی مومن کے لئے خدا تعالےٰ غیرت دکھاتا ہے۔ اور کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالےٰ سے زیادہ غیرت کوئی انسان دکھا سکتا ہے۔

### اگر خدا تعالےٰ غیرت نہیں دکھاتا

تو اس کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمارے اندر غیرت نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا تعالےٰ بھی غیرت نہیں دکھاتا یا پھر ہمارے اندر جھوٹی غیرت ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ آپ خاموش رہے۔ وہ شخص دیر تک آپ کو برا کہتا رہا۔ آخر آپ نے جواب دیا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اب تک تو فرشتے آپ کی طرف سے جواب دے رہے تھے۔ لیکن اب جو آپ نے خود جواب دینا شروع کر دیا۔ تو میں نے دیکھا کہ فرشتے یہ کہتے ہوئے آسمان کو واپس جا رہے تھے۔ کہ اب یہ خود جواب دینے لگ گیا ہے۔ اب ہماری یہاں ضرورت نہیں۔ تو

### اللہ تعالےٰ کی غیرت

یا تو ایسے بے غیرتوں کے لئے نہیں بھڑکتی جو اصل میں شعائر اللہ اور دین کے ساتھ ہنسی کرنے والوں کے خلاف سچی غیرت نہیں رکھتے۔ اور یا ان لوگوں کے لئے نہیں بھڑکتی۔ جو ایسے جوشیلے ہوں۔ کہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ سے بھی بڑا غیرت مند ظاہر کرنا چاہیں۔ کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے کٹنی کہلائے۔ جو لوگ خدا تعالےٰ سے بھی زیادہ غیرت دکھانا چاہتے ہیں۔ اور اس سے پہلے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ان کے لئے بھی خدا تعالےٰ غیرت نہیں دکھاتا۔ وہ کہتا ہے یہ اپنا کام خود کرتا ہے۔ ہمیں اس کے لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ اسی کے لئے غیرت دکھاتا ہے۔ جس کے دل میں

### دین کے لئے سچی غیرت

ہو۔ جو ہر بدگو۔ ہر طنز کرنے والے ہر طعن کرنے والے اور سلسلہ کے خلاف ہر منصوبہ کرنے والے سے اجتناب کرتا ہے۔ اور ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اگر کسی مجلس میں دین سے استہزا ہو رہا ہو۔ تو فوراً اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ اس کے دل میں جوش آتا ہے۔ مگر وہ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اسے دبا لیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ چونکہ خدا تعالےٰ نے جوش کی وجہ سے قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے میں اپنے جوش کو دباؤں گا۔ ایسے شخص کے لئے خدا تعالےٰ خود آسمان سے اترتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میرے بندے کو تکلیف پہنچی۔ مگر اس نے میرے لئے صبر کیا۔ لیکن میں صبر نہیں کروں گا بلکہ بدلہ لوں گا۔ اور اسے تکلیف پہنچانے والے کو میں خود سزا دوں گا۔ اور خدا تعالےٰ سے بڑھ کر بدلہ لینے والا اور کون ہو سکتا ہے۔

### جسے خدا تعالےٰ سزا دے

اس کے لئے کوئی چارہ گر بھی نہیں ہو سکتا لوگ لاٹھی مار کر ایک دوسرے کا سر پھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر اس کا علاج کر کے اچھا کر دیتے ہیں۔ پیٹ میں خنجر گھونپ دیتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر علاج کر کے بچا لیتے ہیں۔ اور اگر وہ مر بھی جائے تو گورنمنٹ انتقام لیتی ہے۔ اور مجرم کو سزا دیتی ہے بعض اوقات ایک شخص کے قتل پر دس بیس لوگوں کو پھانسی دے دیا جاتا ہے مگر دیکھو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے غیرت دکھائی اور طاعون سے ایک کروڑ انسان ہلاک کر دیئے۔ کیا اتنی اموات کے نتیجہ میں گورنمنٹ کسی ایک شخص کو بھی پھانسی دے سکی۔ کتنا

### عظیم الشان فرق

ہے خدا تعالےٰ اور بندے کی سزا میں۔ بندے کی سزا اس کے مقابلہ میں حقیقت ہی کیا رکھتی ہے۔ فرض کرو کسی مومن نے ایک کافر کو مار دیا۔ اور اس وجہ سے ایک مومن کو بھی موت کی سزا ہو گئی۔ فائدہ کیا ہوا۔ قرآن کریم نے ایک مومن کو دس کافروں کے برابر قرار دیا ہے۔ اس لئے گویا ایک کافر کو مارنے سے دس مومن ضائع ہوئے۔ یہ دس گنا نقصان ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے گزشتہ جنگ عظیم میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہوئی۔ کروڑوں جانیں تلف کر دیں۔ یہ جنگ بھی خدا تعالےٰ کا نشان تھا۔ پھر انفلوئنزا پھوٹا۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا نشان تھا۔ اس میں کروڑوں جانیں ضائع ہوئیں۔ کابل میں ہیضہ پھوٹا جس سے ۸۵ ہزار جانیں ضائع ہو گئیں اور اللہ تعالےٰ نے ایک

### سید عبد اللطیف صاحب شہید

کے بدلہ میں وہاں ۸۵ ہزار آدمی مار دیئے۔ افغانستان کی کل آبادی ۷۰۔ ۸۰ لاکھ ہے ان میں سے ۸۵ ہزار کے مر جانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ گویا ہر سو میں سے ایک مر گیا۔ اور اس قدر تباہی کے عوض کسی کو پھانسی پر لٹکانا تو در کنار کسی کے پاؤں میں کانٹا بھی نہ چبھا۔ ہندوستان میں دس پندرہ سال کے اندر طاعون سے ایک کروڑ آدمی مرے۔

انفلوئنزا سے سال بھر میں دو کروڑ آدمی خدا تعالےٰ نے مار دیا۔ اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا۔ پھر زلزلہ آیا۔ اور ایک منٹ کے اندر اندر کانگڑہ اور اس کے نواحی علاقہ میں بیس ہزار آدمی مر گئے۔ پھر اور بھی کئی زلازل آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے۔ اور لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں۔ لیکن ان سب کے بدلہ میں کسی ایک شخص کو بھی سزا نہ دی جا سکی۔ کیونکہ یہ

### انتقام لینے والا خدا تھا

اس لئے کسی کو کوئی گرفت نہ کر سکا۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ ایام بہت نازک ہیں۔ ہماری کامیابی اور ترقی کو دیکھ کر دشمن ذلیل باتوں پر اتر آیا ہے۔ اور ہمیں اشتعال دلاتا ہے قادیان میں بھی اور باہر بھی ایسی کوشش کی جا رہی ہے اس لئے دوست

### اپنے جذبات پر قابو رکھیں

اور جن مجالس میں ایسی باتیں ہوں۔ وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔ بکثرت استغفار کریں۔ اور ایسی مجالس سے جہاں اشتعال دلانے کی کوشش کی جائے دور رہیں۔ بجائے اس کے کہ قانون کو ہاتھ میں لے کر خدا تعالےٰ سے زیادہ باغیرت بننے کی کوشش کریں۔ جب خدا تعالےٰ کا حکم ہو کہ خاموش رہو۔ تو بولنے کے یہ معنے ہیں کہ گویا یہ شخص بہت غیرت والا ہے اور خدا تعالےٰ غیرت والا نہیں۔ اور کیا کوئی عقلمند ایک منٹ کے لئے بھی یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ بے غیرت ہے۔ اور یہ باغیرت ہیں۔ پس اپنے نفسوں کو قابو میں رکھو۔ اور دعائیں کرتے رہو۔ کہ خدا تعالیٰ خود ان باتوں کا بدلہ لے۔ ہماری دعاؤں میں بھی کبھی سزا کا پہلو مدنظر نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے تو یاد نہیں۔ کہ میں نے بچپن سے لے کر اب تک کبھی کسی

### شدید سے شدید دشمن

کے لئے بھی بغیر شرط کے بددعا کی ہو۔ اور شرطی طور پر بھی بد دعا ساری عمر میں دو تین بار ہی کی ہو گی۔ اور وہ بھی کسی خاص موقعہ پر جب سلسلہ کا بہت نقصان ہوتا نظر آ رہا ہو۔ ایسے وقت میں بھی میں نے یہ نہیں کہا۔ کہ اے خدا دشمن کو تباہ کر دے۔ بلکہ یہی کہا کہ اگر اس کی اصلاح ممکن نہیں۔ اور سلسلہ کو اس کی زندگی سے نقصان ہے تو اسے ہمارے رستہ سے ہٹا دے ایسی بد دعا بھی دو تین مواقع کے سوا میں نے کبھی نہیں کی۔ اور بد دعا تو کبھی بھی نہیں کی۔ حتےٰ کہ میں نے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی کبھی بد دعا نہیں کی۔ اور اگر کبھی ان کے متعلق جذبہ بھڑکا ہے۔ تو یہی دعا کی ہے۔ کہ الٰہی اگر یہ احمدی ہو جائے تو یہ تیرا بہت بڑا نشان ہو گا۔ لیکن اگر ایسا مقدر نہیں تو پھر تو اس کے شر سے اپنے سلسلہ کو بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کو لکھا۔ کہ میری بہن پر جن آتے ہیں۔ وہ بہت طاقتیں رکھتے ہیں۔ ایسی کرامات دکھاتے ہیں۔ آپ نے جواب میں اسے لکھا جو گھر میں ہمیں بھی سنایا۔ کہ ان جنوں سے کہو کہ اس غریب عورت پر کیوں آتے ہیں۔ کیوں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے سر پر چڑھ کر انہیں قادیان لا کر احمدی نہیں کرا دیتے۔ اس جواب سے ایک رنگ میں یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ یہ خیال محض ایک وہم ہے۔ ورنہ جن وغیرہ کچھ نہیں۔ مگر پھر بھی یہ نہیں کہا۔ کہ وہ جن مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو مار دیں۔ بلکہ یہی فرمایا کہ ان سے کہو۔ ان کو قادیان لے آئیں۔ اور بیعت کرا دیں۔ اس عورت بیچاری کو کیوں ستاتے ہیں۔

پس

### مومن کے دل میں

رحم کا پہلو غالب چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی غیرت بھی ضروری ہے۔ یہ مقام گو بہت نازک ہے۔ مگر مومن کو یہی مقام پیدا کرنا چاہیئے۔ بعض لوگ رحم پیدا کرتے ہیں تو بے غیرت بن جاتے ہیں۔ اور کئی غیرت پیدا کرتے ہیں تو بے رحم بن جاتے ہیں۔ کامل مومن وہی ہو سکتا ہے۔ جس نے ان دونوں کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ اور ایسے ہی شخص کی طرف سے خدا تعالےٰ خود اس کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔



## قابل توجہ مجالس ہائے انصار اللہ

جیسا کہ الفضل مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۳۰ شہادت ۱۳۲۰ ہش اور مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ بیرونی مجالس انصار اللہ اپنی تنظیم کر کے فی الحال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبہ شائع شدہ "الفضل" یکم اگست ۱۹۴۰ء کی روشنی میں اپنا کام جاری رکھیں۔ اور مرکز کے عارضی انتظام کے مطابق بیرونی مجالس بھی اپنا کام شروع کر دیں۔ نیز مجالس کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کی رپورٹ ہر ماہ کی زیادہ سے زیادہ ۷ تاریخ تک صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر میں بھجوا دیا کریں۔ مگر اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہواری رپورٹ ۷ تاریخ کی بجائے ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ اور یہ رپورٹیں ۵ تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں پہونچنی لازمی ہیں۔ ذیل میں چند امور درج کئے جاتے ہیں۔ جن کے مطابق ماہواری رپورٹ تیار ہو سکے گی۔ اور ان سوالات سے انصار اللہ کے لائحہ عمل کا بھی کسی قدر اندازہ ہو سکے گا۔

ماہوار رپورٹ مجلس انصار اللہ بابت ماہ ......... سنہ ... حلقہ ......

(۱) ممبران انصار اللہ میں کس قدر بیشی ہوئی۔ نام احباب معہ گروپ جس میں وہ شامل کئے گئے (۲) ممبران انصار اللہ میں کس قدر کمی ہوئی اور اس کی وجہ ؟ نام احباب معہ گروپ جس میں سے کمی ہوئی (۳) گروپ لیڈر و دیگر افسران میں تغیر و تبدل (منظوری افسر حلقہ یا زعیم) (۴) نمازوں کی حاضری کیسی رہی ؟ حاضری کا موٹا اندازہ فیصدی میں درج کیا جائے (۵) نمازوں میں جو ممبر نمایاں طور پر غیر حاضر رہتے ہوں۔ ان کے نام اور ان کو اور دیگر سست احباب کو ہوشیار کرنے کے متعلق کیا کوشش کی گئی۔ (۶) تبلیغ کے لئے کون کون سے احباب نے ایام وقف کئے ؟ (۷) تعداد ناخواندگان۔ تعلیم ناخواندگان کے لئے کیا کوشش کی گئی ؟ (۸) چندہ کی وصولی کس قدر رہی (کمی ہو تو اس کی وجوہات) اور کس قدر رقم چندہ امین کے پاس جمع کی گئی ؟ (۹) خاص دلچسپی سے کام کرنے والے اراکین انصار اللہ کے نام (۱۰) متفرق امور جو قابل ذکر ہوں (استفسارات اور تجاویز الگ کاغذ پر بھجوائی جائیں)

نوٹ:۔ رپورٹ ہر ماہ کی ۳ تاریخ تک زعیم حلقہ کے پاس پہنچ جانی چاہیئے۔ دستخط زعیم۔ تاریخ۔

مندرجہ بالا سرخیوں کے ماتحت مجالس باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ کی زیادہ سے زیادہ پانچ تاریخ تک اپنی اپنی رپورٹیں صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر میں بھجوا دیا کریں۔ بلکہ کوشش کریں کہ اس سے بھی پہلے پہنچ جایا کریں۔ تاکہ ان رپورٹوں کے خلاصہ جات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ملاحظہ کے لئے پیش کر دیئے جایا کریں۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

## ایک ضروری اعلان

بعض جماعتوں کے متعلق یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ عہدیداران جماعت خود ہی چندہ کا جمع شدہ غلہ حسب منشاء سستے داموں پر فروخت کر دیتے ہیں یا خرید لیتے ہیں۔ لہٰذا آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیکرٹری صاحبان مال خود بخود سودا نہ کیا کریں۔ بلکہ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر اور جماعت کے ایک دو اور معتبر احباب سے بھی مشورہ کر لیا کریں۔ نیز ایسا غلہ کسی کو ادھار نہ دیا جائے بلکہ نقد قیمت وصول کی جائے۔ اور قیمت وصول شدہ فوراً مرکز میں بھیجی جائے۔

ناظر بیت المال

# شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے دعوے کدھر گئے

## خلافتِ ثانیہ کی صداقت کا ثبوت

—— (۱) ——

آج چار سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ جب شیخ مصری صاحب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ شیخ صاحب کا دعویٰ تھا:-

(الف) "ہاں میں اتنا ضرور جانتا ہوں۔ کہ حق کی قوت میرے ساتھ ہے۔ اور نصرت ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی کو ملتا ہے۔ جو حق کی تلوار لے کر کھڑا ہوتا ہے" (اشتہار ۱۳ر جولائی ۱۹۳۷ء)

(ب) "میری آواز آج نہیں کل۔ کل نہیں پرسوں سنی جائیگی۔ اور ضرور سنی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ کیونکہ وہ آواز اپنے اندر حق رکھتی ہے۔ اور حق کبھی دبایا نہیں جا سکتا" ( " )

(ج) "اس (مصری صاحب) کی بات کو جماعت مستریوں کی طرح رد نہیں کریگی۔ بلکہ اس پر اُسے کان دھرنا پڑے گا۔ اور ضرور دھرے گی" (اشتہار مذکور)

ان عبارتوں سے جو شیخ صاحب کے ایک ایسے اشتہار سے ماخوذ ہیں۔ جو آج سے ٹھیک چار برس قبل انہوں نے شائع کیا عیاں ہے۔ کہ شیخ صاحب کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ حق کی تلوار لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کی آواز کو کبھی دبایا نہیں جا سکتا۔ اور جماعت احمدیہ ضرور ان کی بات پر کان دھرے گی۔ شیخ صاحب نے اپنے متعلق اس دعوے کے ساتھ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ناکامی کو یقینی قرار دیتے ہوئے اسی اشتہار میں لکھا:-

"یہ جماعت چونکہ مومنوں کی جماعت ہے۔ اور اس کا تعلق خواہ کسی شخص کے ساتھ ہو محض خدا کے لئے ہے۔ اس لئے مجھے اطمینان ہے۔ کہ جب وہ اس شخص (مراد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ) کو خدا تعالےٰ کے احکام کے صریح خلاف چلتے دیکھے گی۔ اور اس پر یہ بات دلائل سے ثابت ہو جائے گی۔ تو وہ اس تعلق کو توڑنے میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہیں لگائیگی۔"

اس بیان پر آج پورے چار برس بیت گئے۔ مصری صاحب نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ غیر مبایعین کے چھوٹے بڑے اس فتنہ کو کامیاب بنانے میں رات دن مشغول رہے۔ احرار مصری صاحب کی پشت پر تھے۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں سکھوں اور غیر احمدیوں کے بہت بڑے طبقہ نے احمدیت سے بغض کو پورا کرنے کے لئے مصری صاحب سے پورا پورا تعاون کیا۔ منافقین نے اپنی ریشہ دوانیوں سے وسوسہ اندازی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مصری صاحب نے حضرت مسیح پاک کے لخت جگر اور جماعت احمدیہ کے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر جگر دوز اور دل خراش الزامات لگائے۔ عدالتوں میں جھوٹے بیانات دئے۔ اخبارات۔ رسالہ جات۔ اور ٹریکٹوں کے ذریعہ ان کی تشہیر کی۔ کمینہ دشمنوں کو اس اشاعت کے لئے آلۂ کار بنایا۔ مصری صاحب نے اپنے علمی رعب سے بھی مرعوب کرنا چاہا۔ اور مصلح موعود و ذریت طیبہ کے متعلق پیشگوئیوں پر بے جا تنقید کر کے کم علم لوگوں کو متزلزل کرنے کی کوشش کی۔ غرض خلفاء راشدین کی مخالفت میں جتنے حیلے برتے گئے تھے۔ ان سب کو بلکہ ان سے بڑھ کر مصری صاحب نے استعمال کئے۔ مگر اے خدا ترس لوگو! ذرا سوچو۔ کہ اس سارے طوفان مخالفت کا انجام کیا ہوا۔ کیا وہ آج جھاگ کی طرح بیٹھ نہیں گیا؟ خدارا غور کرو۔ کہ کیا مصری صاحب خدا کے محمود (قابل تعریف بندے) کو مذموم ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے؟ کیا مومنوں کی جماعت نے خلافت ثانیہ سے منقطع ہو کر مصری صاحب سے رشتہ جوڑ لیا؟ مصری صاحب کا بھی دل مانتا ہوگا۔ کہ ان کی "تلوار" ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو چکی ہے۔ اور ان کی آواز حق کے مقابلہ میں دب گئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے مستریوں کی بات کی طرح نہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ نفرت اور حقارت کے ساتھ مصری صاحب کی بات کو رد کر دیا۔ اور افراد جماعت کو اپنے پاک امام سے پہلے سے بھی زیادہ عقیدت۔ اخلاص اور وابستگی حاصل ہے۔ کیا یہ مقام عبرت نہیں؟ یقیناً ہے۔ کاش خلافت ثانیہ کے معاند اس سے عبرت حاصل کریں۔

—— (۲) ——

مصری صاحب نے اپنی تگ و دو اور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے بغاوت کا مقصد ان الفاظ میں بتلایا تھا۔

"میں جماعت کا باقاعدہ فرد ہوں۔ جماعت سے میں الگ نہیں ہو سکتا۔ آپ کی بیعت کا جوا اپنی گردن سے اتارنے کی یہ بھی وجہ ہے۔ کہ میں آزاد ہو کر جماعت کو دوسرے خلیفہ کے انتخاب کی طرف توجہ دلا سکوں۔"

آج مصری صاحب کے اس اعلان پر چار برس کا عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا انہوں نے آزاد ہو کر جماعت کو دوسرے خلیفہ کے انتخاب کی طرف جلد توجہ دلائی؟ اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ مصری صاحب خلافت حقہ کے ناکام ترین دشمن ثابت ہوئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ان کی اس خواہش کو پائے استحقار سے ٹھکرا رہی ہے۔ اور سوائے ان تین چار اشخاص کے جو پہلے سے ان کی سازش میں شریک تھے۔ یا نظام جماعت سے سزا یافتہ۔ کسی نے ان کی طرف التفات ہی نہیں کیا۔ تو مصری صاحب نے جو ۱۹۳۷ء میں کہتے تھے۔ کہ "میں خلافت کا قائل ہوں" (اشتہار مذکور) وجود خلافت کا ہی انکار کر دیا۔ اور منکرین خلافت کے زمرہ میں شامل ہو گئے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید

—— (۳) ——

مصری صاحب نے "جماعت کو خطاب" کے عنوان سے ۱۳ر جولائی ۱۹۳۷ء کو جو اشتہار شائع کیا۔ اس میں لکھا:-

"جماعت سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جماعت سے علیحدگی ہلاکت کا موجب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔ اور اور دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو بجز اس جماعت کے جس نے آپ کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے۔"

ان الفاظ سے واضح ہے کہ مصری صاحب کے نزدیک جماعت احمدیہ قادیان ہی ان صحیح عقائد اور اس صحیح تعلیم پر قائم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے تھے۔ اسلئے مصری صاحب جماعت احمدیہ قادیان سے علیحدگی کو "ہلاکت کا موجب" یقین کرتے ہیں۔ مگر آہ! مصری صاحب اس واضح اعلان کے باوجود بہت جلد خود تسلیم کردہ ہلاکت کے گڑھے میں گر گئے چنانچہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو مصری صاحب نے غیر مبایعین کے جلسہ میں اعلان کر دیا کہ:-

"میرے دل میں جماعت "قادیان" کے لئے درد ہے۔ جناب خلیفہ صاحب کی وجہ سے اس جماعت کو بہت سی غلطیاں (؟) لگ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک زبردست غلطی مسئلہ نبوت کے متعلق ہے ...... حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ آپ نے ہرگز نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا ...... آپ کا دعوےٰ محدثیت کا ہے۔ گو آپ کو محدثین میں خاص اور امتیازی درجہ حاصل ہے"

(پیغام صلح ۸ر جنوری ۱۹۴۱ء)

کیا یہ واقعہ خدا پرست لوگوں کے لئے عبرت کا موجب نہیں؟ کہ

مصری صاحب عداوت حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ میں نبوت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور خلافت کے منکر ہو گئے جسے وہ ہلاکت کا موجب ہونے کی وجہ سے ممنوع سمجھتے تھے۔

(۴)

اس چار سال کے عرصہ میں مصری صاحب نہ صرف عقائد وتعلیم کے لحاظ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کٹ گئے۔ بلکہ مرکز احمدیت میں ظاہری رہائش کی بجائے بھی لاہور میں چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:۔

"جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات وانوار الٰہی کا مرکز ہو کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت نہیں ٹھہر سکتا اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لا یجاورونک فیہا الا قلیلا"

(اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ خدا کے کام اور اس کی حکمتیں ہیں۔ کہ خلفاء راشدین کے معاند ہمیشہ ناکام رہے۔ مصری صاحب کے اس عبرتناک انجام کو دیکھ کر متقی انسان ڈر جاتا ہے۔ اور فوراً اس کے دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاء اللّٰھم مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک اٹھتی ہے۔ بہرحال اس انجام میں خلافت ثانیہ کی صداقت کا زبردست نشان ہے۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری قادیان

## چندہ جلسہ سالانہ و خاص کے فارم

چندہ جلسہ سالانہ وچندہ خاص کے فارم وعدہ جاعتوں کو خانہ پری کے لئے ماہ مئی ۱۹۴۱ء کے آخیر میں بھیجے گئے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے پر ہو کر واپس موصول ہوئے ہیں تمام عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے فارم پر کر کے بہت جلد ارسال کریں نیز ابھی سے ہی ان ہر دو چندوں کی ادائیگی بھی شروع کریں۔

ناظر بیت المال

# جماعت احمدیہ کے گزشتہ ہفتے کے اہم واقعات

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایک روز جگر کی تکلیف ہو گئی۔ مگر بحمد اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحت رہی۔ الحمد للہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر اور آنکھوں کی تکلیف رہی۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف اکبر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق کشمیر سے بعارضہ بخار بیمار ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ نیز مولوی عبدالمنان صاحب عمر کو بھی بخار ہو جاتا ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

(۲) آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے فیڈرل کورٹ کے جج مقرر ہونے پر کئی ایک ہندوستانی اخبارات نے ان کی خداداد قابلیت کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اخبار "شہباز" نے "ایک واقف کار کے قلم سے" ان کی زندگی کے مفصل حالات شائع کئے ہیں جن میں پنجاب کونسل کی ممبری۔ گول میز کانفرنسوں میں شمولیت۔ حکومت ہند کی رکنیت۔ وار سپلائی ڈیپارٹمنٹ۔ ایسٹرن گروپ کانفرنس کی صدارت کے اہم واقعات کا نہایت دلچسپ پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔

اخبار منادی (۸ جولائی) میں خواجہ حسن نظامی صاحب لکھتے ہیں "چودھری صاحب وائسرائے کی کونسل میں قانون کے ممبر ہیں۔ اور جنگی سپلائی کے محکمہ کے بھی اعلےٰ افسر ہیں۔ ان کی غیر معمولی قابلیت ساری برطانیہ میں مانی جاتی ہے وہ بہت دیندار اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں اور احمدیہ جماعت قادیان کے ایک پر جوش عملی ممبر ہیں"

اخبار "انقلاب" (۶ جولائی) لاہور نے لکھا۔ "آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں کئی سال تک وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر رہے۔ اور اس دوران میں انہوں نے ریلوے قانون اور سپلائی کے شعبوں میں اپنی بے نظیر قابلیت اور بیدار مغزی کا ثبوت دیا۔ خصوصاً چند ماہ سے سپلائی کے محکمے کی جو عدیم النظیر تنظیم چوہدری صاحب کے ہاتھوں وجود میں آئی اس کا اعتراف حکومت ہند اور حکومت برطانیہ دونوں کو ہے۔ اب ملک معظم نے چوہدری صاحب کو فیڈرل کورٹ کا جج مقرر فرمایا ہے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ آپ اپنے نئے عہدے پر بھی بہترین قابلیت کا ثبوت دے کر ناموری حاصل کریں گے لیکن حکومت ہند میں آپ نے جو جگہ خالی کی ہے۔ اس کا کسی برابر کے موزوں آدمی سے پر ہونا بے حد دشوار نظر آتا ہے"

اخبار "پارس" (۱۹ جولائی) لاہور نے لکھا "آنریبل چوہدری صاحب موصوف نے اپنی خداداد قابلیت۔ فراخ دلی۔ وسیع الخیالی۔ دلیری اور تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی کی بدولت ایک اعلےٰ سرکاری عہدیدار کے طور پر جو شہرت۔ نیک نامی اور ہردلعزیزی حاصل کی وہ بے مثل سمجھی جاتی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا میں ہر وہ عہدہ جو ان کے سپرد کیا گیا۔ اس کے فرائض انہوں نے ایسی خوش اسلوبی اور قابلیت سے ادا کئے کہ ہر موقعہ پر ترقی ان کے قدم چومتی رہی۔ چنانچہ بعض حلقوں میں ان کا جلد جلد مدارج ترقی کو طے کرنا باعث حسد بن گیا۔ جس کی انہوں نے کبھی پروا نہ کی۔ بحیثیت لاء ممبر اور انچارج سپلائی ڈیپارٹمنٹ چوہدری صاحب کو گورنمنٹ آف انڈیا میں ایک لاثانی پوزیشن حاصل تھی۔ جو آج تک کسی ایگزیکٹو ممبر کو نصیب نہیں ہوئی"

(۳) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں مسئلہ رجم کے متعلق جماعت کے علماء کو تحقیق کی دعوت دی ہے قابل تحقیق آپ نے یہ امر پیش فرمایا ہے کہ آیا اسلام نے فی الواقعہ شادی شدہ مرد یا عورت کے لئے زنا کی سزا رجم یعنے سنگسار کی مقرر فرمائی ہے؟ آپ نے دونوں پہلوؤں کے متعلق کچھ دلائل بھی لکھ دئیے ہیں اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں کوئی فیصلہ مل جائے۔ تو ساری بحث کا خاتمہ ہو جائے گا آپ نے یہ دعوت تحقیق دیتے ہوئے اس بات پر اظہار افسوس فرمایا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا اس معروف فقہی مسئلہ کے متعلق علماء سلسلہ کو دعوت تحقیق دی تھی کہ کیا اسلامی تعلیم کی رو سے جس شخص کا کوئی لڑکا اس کی زندگی میں فوت ہو جائے اور اس کے دوسرے لڑکے زندہ موجود ہوں۔ اس کے پوتے یعنی متوفی لڑکے کے لڑکے کو اس کا ورثہ پہنچتا ہے یا نہیں۔ مگر سوائے حضرت مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم مغفور کے کسی نے کچھ نہ لکھا تھا۔ علمائے کرام کو اب ضرور تحقیقی مسئلہ کے متعلق اپنی تحقیق پیش کرنی چاہئے جس کی ضرورت سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کی صورت میں لاحق ہے۔

(۴) یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ بابو اکبر علی صاحب قادیان

# ہفتہ جنگ کے اہم واقعات

## روس اور جرمنی

۲۲ جون کو جرمن فوجوں کا جو طوفان روس کے خلاف اٹھا تھا۔ اسے دیکھکر خیال ہوتا تھا۔ کہ دیکھتے ہی دیکھتے روس پر چھا جائیگا۔ اور یہ بدنصیب ملک بھی کئی دیگر ممالک کی طرح نازیوں کا شکار ہو جائیگا۔ لیکن اب قریبًا ایک ماہ اس جنگ پر گذر چکا ہے۔ مگر جرمنوں نے شدید نقصانات اٹھانے کے باوجود ابھی تک وہاں کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کی۔ جرمن پیشقدمی قریبًا سارے محاذ پر رُک گئی ہے۔ یا برائے نام رہ گئی ہے۔ اور انہیں مقامات پر تو روسی فوجوں نے جوابی حملے کر کے انہیں پیچھے دھکیل دیا ہے یہ صحیح ہے کہ اس وقت تک جرمن فوجیں کئی مقامات پر قابض ہو چکی ہیں۔ اور روسیوں کو کئی جگہ پسپا ہونا پڑا ہے۔ لیکن جرمن جہاں بھی پہنچے۔ جیسا کہ ان اخبار نویسوں کا جو ڈاکٹر گوئبلز کی دعوت پر اس محاذ جنگ پر گئے تھے۔ بیان ہے۔ انہیں کہیں بھی راکھ کے ڈھیروں۔ آگ کے شعلوں اور گری ہوئی عمارتوں کے ملبہ کے سوا کچھ نہ مل سکا۔ روسی ہر چیز کو بحفاظت وہاں سے نکال کر لے گئے۔ اور جاتے ہوئے شہر و قریہ کی اینٹ سے اینٹ بجا گئے۔ یوں تو جرمن اپنی کامیابیوں کے بہت سے فسانے براڈکاسٹ کر رہے ہیں۔ یوکرین کے صدر مقام کیف پر قبضہ کے دعووں کے ساتھ اب وہ یہاں تک کہہ رہے ہیں۔ کہ لنن گراڈ صرف ۸۰ میل کے فاصلہ پر رہ گیا ہے۔ اور اس نواح میں جرمن پیراشوٹ برابر اتر رہے ہیں۔ نیز یہ کہ انہوں نے سٹالین لائن کو توڑ دیا ہے اور اس کے مورچوں کو سر کرنے کے بعد وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن موثق ذرائع سے تا حال ان میں سے اکثر خبروں کی تصدیق نہیں ہوئی۔ اس کے بالمقابل روسی جرمن فوجوں کو جو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی برائے نام کامیابی کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ روسی ہوائی جہازوں نے رومانیہ کے تیل کے چشموں اور بندرگاہوں کا بمباری کر کے حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ روسیوں کا طریق جنگ یہ ہے۔ کہ جب جرمن ٹینک آگے گذر جاتے ہیں۔ تو روسی فوجیں انہیں پیچھے آنیوالی پیدل فوجوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ اور اس فوج پر دائیں بائیں اور عقب سے حملہ کر کے ٹینکوں تک سامان رسد اور پیٹرول وغیرہ کا پہنچنا ناممکن بنا دیتی ہیں۔ اس طریق جنگ پر نازی بہت بگڑ رہے ہیں۔

اس ہفتہ کا اہم واقعہ اس سلسلہ میں برطانیہ اور روس کا جرمنی کے خلاف معاہدہ ہے۔ جسکا مقصد یہ ہے۔ کہ اب یہ دونو ملکر جرمنی کی شکست کیلئے کوشش کریں گے۔ اور ان میں سے کوئی بھی الگ طور پر جرمنی سے صلح کی بات چیت نہیں کریگا۔ انگلستان سے بھی روس کو امداد پہنچنی شروع ہو چکی ہے۔ اور امریکہ بھی عنقریب سامان جنگ بھیجنے والا ہے۔

## جرمنی اور برطانیہ پر ہوائی حملے

گذشتہ سال انہی ایام میں انگلستان پر جرمن ہوائی حملوں کا ہر طرف چرچا تھا۔ یہ ظالمانہ بمباری گویا مجسم تباہی اور ہلاکت تھی۔ جو اس ملک پر نازل ہو رہی تھی۔ لیکن آج معاملہ اس کے برعکس ہے۔ وہ دن گذر گئے جب گورنگ کا دعویٰ تھا۔ کہ برطانی ہوائی جہاز ایک بم بھی روہر پر نہیں گرا سکتے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ رائل ایئر فورس نے جرمنی اور اسکے مقبوضات میں سے شائد ہی کسی جگہ اور کسی کارخانہ کو سلامت چھوڑا ہو۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے دلاور ہوا باز اب اٹلی کی مشہور بندرگاہ نیپلز اور سسلی کی شمالی بندرگاہ پالرمو تک جا پہنچتے ہیں۔ شمالی افریقہ میں سامان اور فوجیں پہنچانیکا یہی اڈہ ہے۔ ان ہوائی حملوں کا سلسلہ رات اور دن برابر جاری ہے۔ اور جو کچھ جرمنی گذشتہ سال برطانیہ کے ساتھ کر رہا تھا۔ وہی آج برطانیہ کے ہاتھوں اس کے ساتھ ہو رہا ہے۔ گذشتہ جمعرات کو فرانس اور بلجیم کی جرمن بندرگاہوں پر پانچ گھنٹے بموں کی موسلادھار بارش ہوئی۔ بندرگاہیں اپنے جہازوں اور کشتیوں سمیت دوزخ کا نمونہ پیش کر رہی تھیں۔ اس سے ایک رات قبل ہالینڈ اور شیرذبرگ کی بندرگاہوں میں کھڑے ہوئے بیس ہزار ٹن کے چھ جرمن جہاز غرق کر دیئے گئے۔ اور ابھی کیا ہے۔ یہ تو ابتدائے عشق ہے۔ مسٹر چرچل کہہ چکے ہیں کہ آگے چل کر جو کچھ ہونے والا ہے اسے دیکھ کر برطانیہ پر جرمن حملے بچوں کا کھیل بن کر رہ جائیں گے۔ اس کے بالمقابل برطانیہ پر جرمنی کے ہوائی حملوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ محض روایات کہنہ کو زندہ رکھنے کی ایک مضطربانہ کوشش ہے۔ ورنہ اب وہ زور کہاں۔ بالکل معمولی اور بے جان سے حملے ہوتے ہیں۔ کوئی ایک آدھ بم [illegible] کے شہر پر گرا کر ہوائی جہاز بھاگ جانے کی کوشش کرتے ہیں

## آئس لینڈ میں امریکن فوجیں

۱۹۴۰ء میں جب ہٹلر نے ڈنمارک پر قبضہ کیا۔ تو بحر اوقیانوس میں اس کے مقبوضہ جزیرہ آئس لینڈ نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور وہاں کی حکومت کی مرضی سے برطانی حکومت نے وہاں اپنی فوجیں بھیجدیں تاکہ جرمن یہاں اپنے بحری اور ہوائی اڈے تعمیر کر کے اس سمندر کو خطرناک نہ بنا سکیں۔ اور امریکہ و برطانیہ کے مابین جہازوں کی آمد و رفت میں مشکلات نہ پیدا کر سکیں۔ حال ہی کا اہم واقعہ یہ ہے۔ کہ اب امریکہ نے اس جزیرہ میں اپنا بحری بیڑہ اور فوج بھیجدی ہے۔ جو اس جزیرہ اور اس میں رہنے والوں کی حفاظت کریگی۔ اور جنگ ختم ہو جانے کے بعد امریکہ اپنی فوج یہاں سے ہٹا لیگا۔ اگرچہ جرمن اس اقدام پر بہت خفا ہیں۔ مگر امریکہ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔

## مصر اور حبشہ

آزاد فرانسیسی اور برطانی فوجوں نے شام میں جو پیشقدمی شروع کر رکھی تھی۔ وہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ اور فرانسیسی ہائی کمشنر کی صلح کی درخواست منظور کر لی گئی۔ چنانچہ اب عارضی صلح ہو کر لڑائی بند ہو چکی ہے۔ اور اتحادی فوجیں فاتحانہ شان کے ساتھ اہم شہروں میں پہنچ چکی ہیں۔ طبروق اور مصر کے حالات بدستور ہیں۔ اور کوئی خاص واقعہ اس اثناء میں نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ رائل ایئر فورس نے ڈرنہ بن غازی اور ٹریپولی کی بندرگاہوں پر ہوائی حملوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہوائی اڈوں پر بھی بم برسائے گئے۔ اور دشمن کے کئی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔ حبشہ میں بھی اطالوی مزاحمت قریبًا ختم ہو چکی ہے۔ اور اب وہاں سے کسی لڑائی کی کوئی اطلاع نہیں آ رہی اس محاذ کے ایک حصہ سے برطانی اور اتحادی فوجیں کسی اور محاذ کے لئے فارغ ہو چکی ہیں۔ چنانچہ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں برطانی فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو چکی ہے۔

## ہٹلر اور اسکے ساتھی

ان سب باتوں نے مل ملا کر جیسا کہ مختلف ذرائع سے آنے والی خبریں مظہر ہیں۔ ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کو تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۵ جولائی کو مسٹر روز ویلٹ صدر امریکہ نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بہت سے معقول لوگ روزانہ واشنگٹن بھاگے آ رہے ہیں۔ جن کے پاس صلح اور قیام امن کی تجاویز ہوتی ہیں۔ مسٹر سمنر ویلز نے کہا کہ امریکہ میں ہٹلر کے ایجنٹ صلح کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کے پاس شرائط صلح کی تجاویز پہنچتی رہتی ہیں۔ جو یہ لوگ امریکن حکومت کے سامنے غیر سرکاری حیثیت سے پیش کر دیتے ہیں۔ انقرہ ریڈیو کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہٹلر ان دنوں بہت پریشان ہے۔ اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر تبدیل کر لیا ہے۔ اور فوجی افسروں سے بکثرت کانفرنسیں کرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی نازی پارٹی میں انتشار کی خبریں بھی آ رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ روس پر حملے کا مخالف ہونیکی وجہ سے گورنگ کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اور جرمن ایئر فورس کی کمان ہٹلر نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اب گوئبلز کی باری ہے۔ نازی پارٹی کی بجائے [illegible] جرمنی پر برسر اقتدار آگئی ہے۔ [illegible] عنقریب [illegible] والی ہے۔

## ایک غیر احمدی معزز دوست جناب بشیر احمد صاحب ہیڈ جنرل ٹانگ سیکرٹری گورنمنٹ دربار تحریر کرتے ہیں کہ

"آج مورخہ ۵ جولائی ۱۹۴۳ء کو جناب حکیم عبدالعزیز خانصاحب کے طبیہ عجائب گھر دیکھنے کا شرف حاصل ہوا عجائب گھر حقیقت میں بے نظیر چیز ہے جس کی مثال آج تک کم از کم میری نگاہ سے نہیں گذری۔ موصوف محترم کے شغف کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کار خیر کیلئے زندگی وقف کر چکے ہیں۔ خدا جانے کسقدر محنت اور سرمایہ صرف کیا جا چکا ہے۔ اور کسقدر ابھی اور ہوگا۔ گر آفرین ہے۔ اس بڈھے نوجوان کے دل گردہ پر کہ اپنی دھن میں چلے جا رہے ہیں۔ خدا کرے! کہ اپنی مرادوں میں فائز المرام ہوں منجملہ اس شوق کے خانصاحب موصوف کے اخلاق حمیدہ اور صفات ستودہ اتنے گرویدہ اور دل کو موہ لینے والے ہیں۔ کہ ہر زائر کبھی بھی اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کرتا۔ عجائب گھر میں داخل ہوتے ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک مجسمہ خلق۔ شرافت اور انبساط کی دنیا میں آگئے ہیں تھوڑی دیر کیلئے دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ ان الفاظ میں قطعاً مبالغہ یا تصنع نہیں۔ بلکہ میرے ذاتی تجربہ کے چند تاثرات ہیں جنہیں سپرد قلم کر دیا ہے۔" یہ اور اس قسم کے بیشمار سرٹیفکیٹ ہے آپکو طبیہ عجائب گھر کی حقیقت معلوم ہو جانی چاہئے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**ٹوکیو** ۱۷ جولائی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ جاپان کی وزارت مستعفی ہو گئی ہے - وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس وقت بین الاقوامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک کو ایک مضبوط گورنمنٹ کی ضرورت ہے - شاہ و ملکہ جاپان اپنا دورہ منسوخ کر کے واپس آ گئے ہیں - نئی وزارت قائم ہونے تک پرنس کنوئی کو بادشاہ نے عارضی وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے - اخبارات جنگی وزارت قائم کئے جانے پر زور دے رہے ہیں - پرنس کنوئی کی وزارت پر نکتہ چینی کی جا رہی ہے - ایک اخبار نے لکھا ہے کہ اس نے بین الاقوامی صورت حالات سے فائدہ نہیں اٹھایا جس کی ایک مثال یہ دی ہے کہ ہالینڈ کی شکست کے بعد ڈچ ایسٹ انڈیز پر حملہ نہیں کیا -

**ماسکو** ۱۶ جولائی - آج سوویٹ ریڈیو نے ماسکو کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بیان کی اور کہا کہ جرمن حملہ کی صورت میں اس شہر کو خالی نہیں کیا جائیگا

**انقرہ** ۱۶ جولائی ہلسنکی ریڈیو کا بیان ہے کہ اسٹونیا کا صدر مقام ٹالن جس پر چند روز ہوئے جرمن فوجوں نے قبضہ کر لیا تھا - روسی طیاروں کی بمباری کی وجہ سے اس وقت جل رہا ہے -

**انقرہ** ۱۶ جولائی - برٹش ریڈیو کا بیان ہے - کہ نازی حکام نے بلجیم کی سرحدات کو بند کر دیا ہے - اور پبلک ٹریفک پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں - کیونکہ بلجین فوجی افسر ملک سے بھاگ رہے ہیں - اور تین انگلستان پہنچ چکے ہیں -

**امرتسر** ۱۶ جولائی - آج دو سکھوں کو جو "نشان صاحب" اٹھائے ہوئے تھے گرفتار کر لیا گیا - کیونکہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہونے کی وجہ سے ہتھیار لے کر چلنا منع ہے - عدالت نے انہیں تنبیہ کر کے چھوڑ دیا - اور برچھے بھی واپس دیدئے -

**لنڈن** ۱۶ جولائی - مسٹر چرچل نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا - کہ برطانی قوم اور سلطنت کامیابی کی سڑک پر چل رہی ہے مجھے یقین ہے کہ اگلے سال کی چودہ جولائی کو آزاد یوروپ میں آزادی کا تیوہار منایا جائے گا -

**انقرہ** ۱۶ جولائی - روس میں جرمن فوجوں کی ناکامی کی وجہ سے ہٹلر بہت پریشان رہتا ہے - اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر تبدیل کر لیا ہے - اور فوجی افسروں سے بہت زیادہ کانفرنسیں کرتا رہتا ہے

**لاہور** ۱۶ جولائی - احراری لیڈر چودھری افضل حق صاحب نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر ہندوؤں نے مسلمانوں کا سوشیل بائیکاٹ ختم نہ کیا - تو ہم مسٹر جناح کے ساتھ مل کر پاکستان سکیم کی حمایت کریں گے - ہندوؤں کے مسلمانوں کو اچھوت سمجھنے کا یہ موزوں جواب ہے -

**سرینگر** ۱۶ جولائی - گذشتہ شب یہاں شدید طوفان آیا - تار ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا - بازاروں میں پانی بھر گیا - سرینگر باقی حصہ ملک سے کٹ گیا - جان و مال کا بھاری نقصان ہؤا - ایک پنجابی وزیٹر ڈاکٹر دھرم پرکاش آف لاہور پر چنار کا درخت گرا جس سے وہ ہلاک ہو گیا -

**لنڈن** ۱۶ جولائی - نیو یارک ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ گورنگ کے بعد اب ہٹلر سے اختلاف کی وجہ سے گوئبلز کو بھی علیحدہ کیا جا رہا ہے - جرمنی میں اب نازی پارٹی کے بجائے فوجی پارٹی برسر اقتدار آ گئی ہے -

**امرتسر** ۱۶ جولائی - مختلف سکھ اداروں کے چالیس نمائندوں نے مل کر سکھوں کے شہری حقوق کی حفاظت کے لئے ایک لیگ قائم کی ہے -

**لاہور** ۱۶ جولائی - آل انڈیا احرار ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے - کہ آل انڈیا احرار کانفرنس ۱۵-۱۶-۱۷ نومبر کو مراد آباد میں منعقد ہو گی -

**سیالکوٹ** ۱۶ جولائی - پراونشل مجلس احرار کے نئے انتخابات میں فیض الحسن صاحب صدر - چودھری افضل حق صاحب نائب صدر - اور ملک عبد الغفور انوری صاحب جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں -

**ٹوکیو** ۱۷ جولائی - جاپان کی نئی وزارت بھی پرنس کنوئی کو بنانے کے لئے کہا گیا ہے امید ہے کہ اس میں فوجی عنصر زیادہ ہو گا - امریکن حلقوں کی رائے ہے - کہ نئی وزارت زیادہ کامیاب ثابت نہ ہو گی -

**لنڈن** ۱۷ جولائی - سنگاپور سے خبریں آ رہی ہیں کہ جاپان اور انڈو چائنا میں کشمکش بڑھتی جا رہی ہے - اور جاپان اس علاقہ میں کچھ نہ کچھ کرنا چاہتا ہے مگر وشی گورنمنٹ نے ان خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے - کہ جاپان سے اس کے تعلقات بہت اچھے ہیں -

**لنڈن** ۱۷ جولائی - آج جاپان کے روسی سفیر نے موسیو مولوٹاف سے ملاقات کی - جس نے اسے یقین دلایا کہ برطانیہ اور روس کا سمجھوتہ صرف جرمنی کے خلاف ہے -

**لنڈن** ۱۷ جولائی - رائل ایر فورس نے ہیمبرگ اور مغربی جرمنی کے بعض دوسرے صنعتی مکانوں پر زناٹے کے حملے کئے - اور بہت نقصان پہنچایا برطانیہ پر دشمن کا حملہ معمولی تھا - جنوب اور جنوب مشرق میں کچھ بم گرے - مگر نقصان بہت معمولی ہؤا - بہت کم آدمی زخمی ہوئے -

**لنڈن** ۱۷ جولائی - کینیڈا کے وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ ہفتہ کینیڈا میں ۲۷۰۰ سپاہی بھرتی ہوئے - ہر سال ۸۰-۹۰ ہزار رنگروٹ بھرتی کرنے کی تجویز ہے -

**لنڈن** ۱۷ جولائی - جنگ کے بارہ میں روسی اعلان مظہر ہے - کہ درمیانی محاذ پر لڑائی کا نازک دور شروع ہو چکا ہے - آج روسیوں نے پہلی دفعہ سمالنسک کے آس پاس جرمن فوجوں کی موجودگی کا ذکر کیا ہے - خیال ہے کہ یہاں جرمن کافی آگے بڑھ سکے ہیں - سمالنسک ماسکو سے ۲۲۵ میل جنوب مغرب کو ہے - نازیوں نے دعوی کیا ہے کہ بسربیا کے صدر مقام پر قابض ہو چکے ہیں - برلین ریڈیو نے کہا ہے کہ اس وقت روسی محاذ پر نوے لاکھ آدمی لڑ رہے ہیں - اور بڑی زبردست لڑائی ہو رہی ہے - پچھلے دنوں جرمنی نے کہا تھا کہ روس کا ہوائی بیڑہ تباہ کر دیا گیا ہے - مگر اب مان لیا ہے - کہ روسی ہوائی جہاز اتنے زور کے حملے کر رہے ہیں - کہ پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئے - اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں - انہیں بھگانے کی کتنی کوشش کی جائے نہیں بھاگتے

**لنڈن** ۱۷ جولائی - رائل ایر فورس نے ناروے سے لیکر فرانس کے جنوب تک دشمن کے جہازوں پر زبردست حملے کئے - اور خیال ہے کہ ۲۵ جہاز برباد ہو گئے - باقی کو سخت نقصان پہنچا - رانٹرڈم پر جب انگریزی جہاز اڑ رہے تھے - تو لوگوں نے نعرے لگائے - ہمارے جہازوں نے بہت نیچے اڑتے ہوئے تاک کر بم مارے - اور متعدد جہازوں پر حملے کئے - جن میں سے پانچ کا ڈوب جانا یقینی ہے - ان کا وزن تیس ہزار ٹن ہے - ایک چھ ہزار ٹن وزنی ٹینکر پر تارپیڈو مار اگیا - جو نشانہ پر بیٹھا -

**شنگھائی** ۱۷ جولائی - جاپانی وزارت میں تبدیلی کے متعلق یہاں کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ یہ اس امر کی علامت ہے - کہ مشرق بعید میں بڑی اہم باتیں رونما ہونے والی ہیں -

**شملہ** ۱۷ جولائی - ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف نے آج ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کی بہت تعریف کی اور پریس کانفرنس میں کہا کہ مشرق وسطی کی لڑائی ہندوستان کی مدد کے بغیر نہ جیتی جا سکتی تھی - آپ نے کہا سیریا کی لڑائی - کیرن اور دمشق میں ہندوستانیوں کا کام ہمیشہ جگمگاتا رہے گا - ڈیفنس ایڈوائزری کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ رائے بہادر رام سرن داس بیرسٹری - ڈی کالیکر اور سردار بہادر بوٹا سنگھ نے کونسل آف سٹیٹ سے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی